سوال

(127)آمین بالجہر امام وماموم ومنفرد کےلیے صلوۃ جہر

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

آمین بالجہر امام وماموم ومنفرد کےلیے صلوۃ جہریہ میں کہنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں۔ اوراس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

آمین بالجہر کہنا حضرت نبی ﷺ سے ثابت ہوا ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ جب قرأت فاتحہ سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے آمین کہتے۔'' وائل بن حجر کہتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھا تو میں نے خود سنا کہ آپ نے بلند آواز سے آمین کہی۔''

پس ان دونوں حدیثوں سے آمین بالجہر کہنا امام کا ثابت ہوا، لیکن منفرد پس حکم منفرد اور امام کا ہر چیز میں واحد ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہے، پس جب کہ ثابت ہوا واسطے امام کے ثابت ہوا واسطے منفرد کے باقی رہا حکم مقتدی کا، پس لکھتا ہوں میں کہ مقتدی کا بھی آمین پکار کے کہنا حدیث مرفوع سے مستنبط ہے، اس واسطے کہ روایت ہے ابن عباس سے۔ قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ما حسد تکم الیهود علی شئ ما حسد تکم علی آمین فاکثروا من قول امین رواہ ابن ماجہ یعنی فرمایا حضرت نے کہ نہیں حسد کیا یہود نے تم لوگوں کے ساتھ کسی فعل کے کرنے سے، جسقدر کہ حسد کرتے ہیں تم لوگوں کے آمین کہنے سے، پس بہت کثرت کرو آمین کہنے کی اور ظاہر ہے کہ جب تک آمین بالجہر کہی نہ جائے اور کانوں تک یہود کے آواز اس کی نہ پہنچے، جب تک صورت حسد کی نہیں ہوسکتی اور امام بخاری نے باب جہر الماموم بالتامین میں روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے متحد ہوجائے گی، اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

پس لفظ قولوا سے جہر قول بالتامین مراد ہے اور مؤید اس کے ہے عمل حضرت ابوہریرہؓ کا کہ روایت کیا اس کو شیخ بدرالدین عینی کے کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں بیہقی سے: ''حضرت ابوہریرہؓ مروان کے مؤذن تھے آپ نے اس سے شرط کرلی تھی کہ مروان اس وقت تک ولا الضالین نہ پڑھے گا جب تک کہ ابوہریرہؓ صف میں شامل نہ ہوں گے۔ جب مروان ولا الضالین کہتا تو حضرت ابوہریرہؓ بلند آواز سے آمین کہتے اور فرماتے جب زمین والوں کی آمین آسمان والوں کی آمین سے مل جاتی ہے تو ان کو بخش دیا جاتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ''وائل بن حجرؓ کی حدیث حسن ہے، بہت سے اہل علم صحابہ تابعین اور بعد کے لوگوں کا یہی ارشاد تھا کہ آدمی بلند آواز سے آمین کہے، آہستہ نہ کہے، امام شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق وغیرہ کا یہی مذہب ہے۔'' (سید محمد نذیر حسین)

فتاوی نذیریہ

جلد01